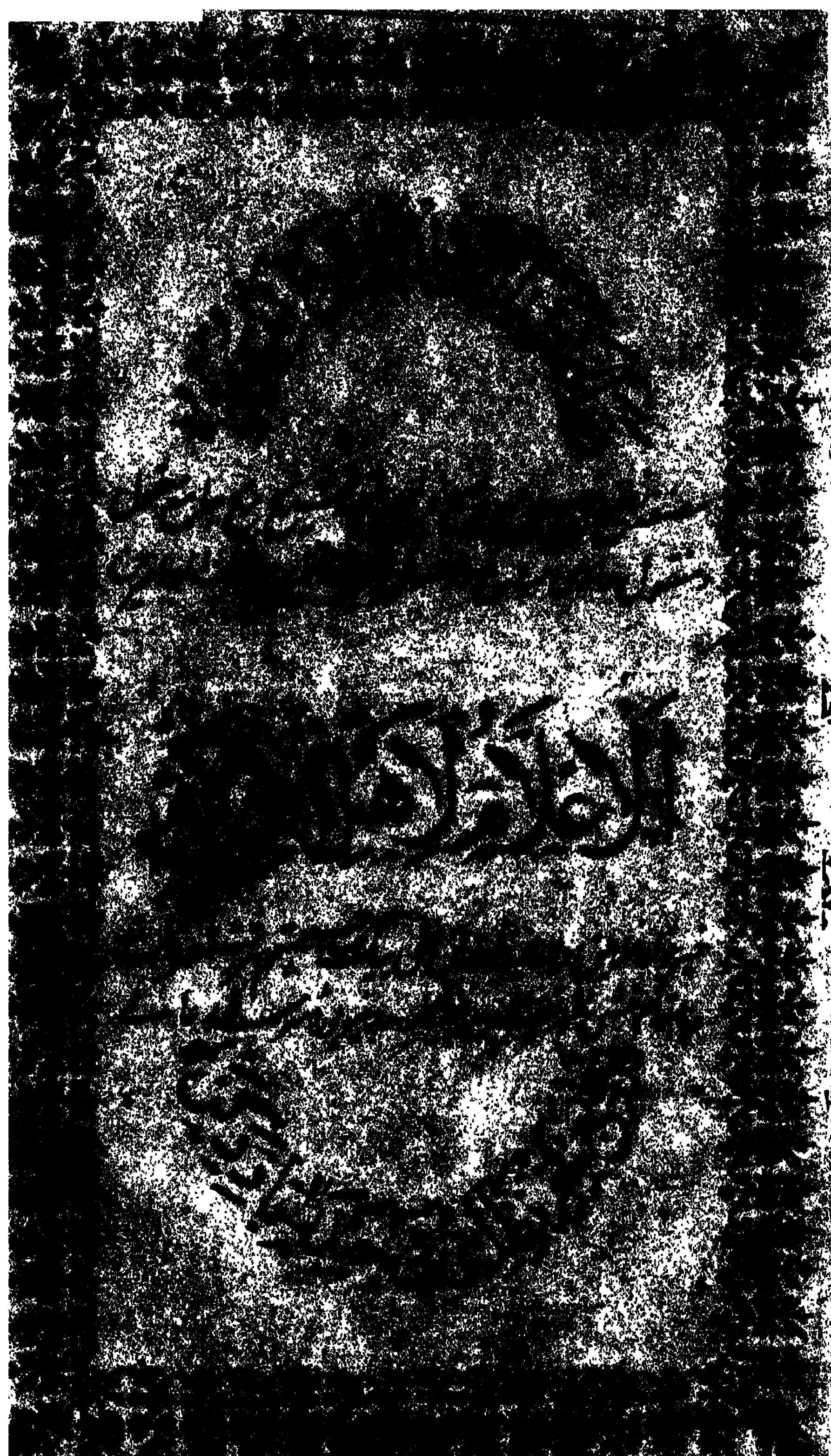
UC Gift?



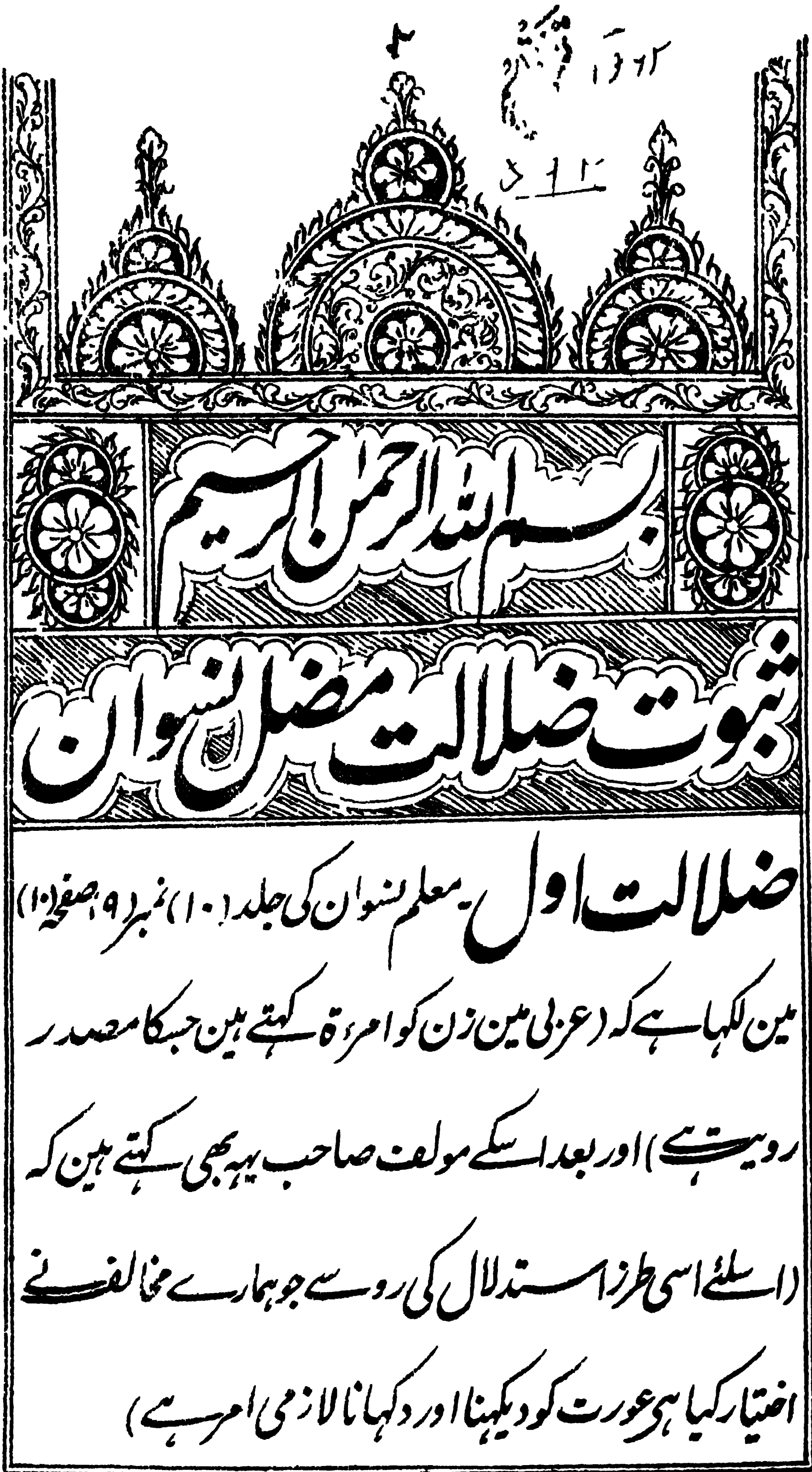
[illegible] البلاغ المبین

مصنفہ نصیح فصیح ورجیح وضیح ولمیح ملیح وشریح بریح جامع معقول
ومنقول حاوی فروع واصول فخر المناظرین شرف المعاصرین

الاعلام لاهل الاسلام

خیرخواہ عالیجناب مولانا میرزا اشفاق علی بیگ صاحب مہتمم سررشتہ متفرقات
وباہتمام منشی محمد نصیر الدین پیشکار روینیو بورڈ سرکار عالی

در مطبع نظامی فی حیدرآباد دکن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثبوت ضلالت معلم نسوان

ضلالت اول ۔ معلم نسوان کی جلد (۱۰) نمبر (۹) صفحہ (۱۰) مین لکھا ہے کہ (عربی مین زن کو امرءۃ کہتے ہین جسکا مصدر رویت ہے) اور بعد اسکے مولف صاحب یہہ بھی کہتے ہین کہ (اسلئے اسی طرز استدلال کی رو سے جو ہمارے مخالف نے اختیار کیا ہی عورت کو دیکھنا اور دکھانا لازمی امر ہے)

اب ہم اس دعوی اور دلیل کو میزان منطق مین تولکر اوسکا نقصان ظاہر کرتے ہین۔

اس بحث کے قضایا یہ ہین

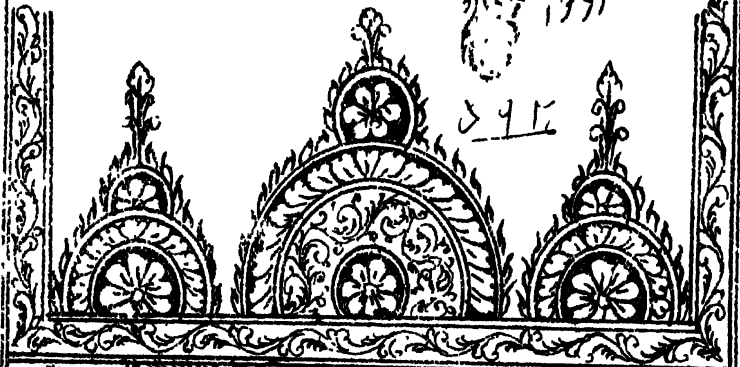
صغرے امرءۃ کا مصدر رویت ہے۔

کبرے اور جسکا مصدر رویت ہے اوس کی رویت و ارائت لازمی امر ہے۔

نتیجہ

پس امرءۃ کی رویت و ارائت لازمی امر ہی

صغرے اسکا باطل ہے اسلئے کہ امرءۃ کا مصدر رویت نہین ہے بلکہ امرءۃ اسم جامد ہے اور جب امرءۃ کا مصدر رویت نہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثبوت ضلالت مضل نسوان

ضلالت اول ۔ معلم نسوان کی جلد (۱۰) نمبر (۹) صفحہ (۱۰) مین لکھا ہے کہ (عربی مین زن کو امرءۃ کہتے ہین جسکا مصدر رویت ہے) اور بعد اسکے مولف صاحب یہہ بھی کہتے ہین کہ (اسلئے اسی طرز استدلال کی روسے جو ہمارے مخالف نے اختیار کیا ہی عورت کو دیکھنا اور دکھانا لازمی امر ہے)

اب ہم اس دعوی اور دلیل کو میزان منطق مین تولکر اوسکا نقصان ظاہر کرتے ہین۔

اس بحث کے قضایا یہ ہین

صغریٰ امرۃ کا مصدر رویت ہے۔

کبریٰ اور جسکا مصدر رویت ہے اوس کی رویت وارائت لازمی امر ہے۔

نتیجہ

پس امرۃ کی رویت وارائت لازمی امر ہی

صغریٰ اسکا باطل ہے اسلئے کہ امرۃ کا مصدر رویت نہین ہے بلکہ امرۃ اسم جامد ہے اور جب امرۃ کا مصدر رویت نہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثبوت ضلالت مضل نسوان

ضلالت اول۔

معلم نسوان کی جلد (۱۰) نمبر (۹) صفحہ (۱۰) مین لکھا ہے کہ (عربی مین زن کو امرۃ کہتے ہین جسکا مصدر رویت ہے) اور بعد اسکے مولف صاحب یہہ بھی کہتے ہین کہ (اسلئے اسی طرز استدلال کی روسے جو ہمارے مخالف نے اختیار کیا ہی عورت کو دیکھنا اور دکھانا لازمی امر ہے)

اب ہم اس دعوی اور دلیل کو میزان منطق مین تولکر اوسکا نقصان ظاہر کرتے ہین۔

اس بحث کے قضایا یہ ہین

صغرے امرۃ کا مصدر رویت ہے۔

کبرے اور جبکا مصدر رویت ہے اوس کی رویت و ارائت لازمی امر ہے۔

نتیجہ

پس امرۃ کی رویت و ارائت لازمی امر ہی

صغرے اسکا باطل ہے اسلئے کہ امرۃ کا مصدر رویت نہین ہے بلکہ امرۃ اسم جامد ہے اور جب امرۃ کا مصدر رویت نہوا

بلکہ اسم جامد ہوا تو ملازمہ بھی باطل ہوا چنانچہ صراح مین صاف
صاف موجود ہے مرء مرد وضم المیم لغة فیه وهما مران
صالحان ولا یجمع علی لفظه وبعضهم یقولون مرؤن وهذاه
مرءة صالحة ومرة بترك الهمزة ایضا وان دخل علیه الف
الوصل کان فیه ثلث لغات فتح الراء علی کل حال وضمها
علی کل حال واعرابها علی کل حال یقال هذا امرء ورایت
امرءً ومررت بامرءٍ وهذا امرءة مفتوحة الراء علی کل حال
واسقطت الالف فی التصغیر قلت مریٌ ومریئة وسمی الذئب
امرءً ایضا اور رویت شئے دیگر ہے جسکی معنی دیکھنے اور جاننے
کے ہین جیساکہ صراح مین ہے رویة دیدن بچشم متعدا لے مفعول
ودانستن متعدا الی مفعولین یقال راه ای ابصره وراه عالما ای علمه

اس مادہ مین کسی طرح سے امرءۃ کے معنی نہین آئے ہین۔

صغریٰ امرءۃ کا مصدر رویت نہین ہے۔

کبریٰ اور جسکا مصدر رویت نہین ہے اوسکی رویت

واراءت لازمی امر نہین ہے۔

نتیجہ

پس امرءۃ کی رویت واراءت لازمی امر نہین ہو

فاذا بطل الملزوم بطل اللازم

ضلالت دوم اگر اس بحث لفظی سے چشم پوشی کرکے

محض مطلب کے طرف توجہ کیجائے تو وہ بھی صحیح نہین معلوم ہوتا

اسلئے کہ یہہ مسلمات عقلاء سے ہے کہ پردہ اوس واسطہ کو کہتے ہین

جو درمیان رائی ومرئیہ کے مانع رویت ہو۔

صغرےٰ کاشفۃ الوجہ اور رائی کے درمیانین کوئی واسطہ ایسا

نہین جو مانع رویت ہو۔

کبرےٰ اور جس کے درمیان مین کوئی واسطہ ایسا نہ ہو جو

مانع رویت ہو اوسپر پردہ صادق نہین آتا۔

نتیجہ

پس کاشفۃ الوجہ پر پردہ صادق نہین آتا

اس شکل سے جب کاشفۃ الوجہ پر فی نفسہ پردہ ہی صادق نہین آتا

اوسکو مستور یا شرعی پردہ دار کہنا جہل مرکب ہے۔

صغرےٰ جو لوگ حدیث یا قول مفسر یا فقیہ لبشہادت استثنائے

ستر وجوہ اناث لاتے ہین وہ خلاف قول باری تعالیٰ یدنین

علیھن من جلابیبھن الخ کے ہے یعنے لٹکالین یعنی گھونگٹ نکالین

اپنے اوپر اپنی چادروں سے۔

کیونکہ اور جو خلاف قول باری تعالیٰ ہے وہ بموجب حدیث جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکثر لکم الاحادیث من بعدی فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ تعالی فما وافق فاقبلوہ وما خالف فردوہ ہے یعنے بہت لائے جائینگے تمہارے پاس بعد میرے میری جانب سے حدیثین پس جسوقت کہ روایت کیجاوے تمہارے نزدیک میری طرف سے کوئی حدیث پس عرض کرو اوسکو قرآن پر پس جو موافق ہو اوسکو قبول کرو اور جو مخالف ہو اوسکو رد کرو۔ باطل ہے

نتیجہ

پس جو لوگ حدیث یا قول مفسر یا فقیہ بشہادت

استثناء ستر وجوہ اناث لاتے ہین وہ بموجب

حدیث مذکور باطل ہے۔ اور عامل اسکا آیۂ

وافی ہدایہ ومن یعص اللہ ورسولہ فان

(اور جو شخص اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی کریگا تو بیشک نہین کہہ آخرکار)

لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا ط کے تحت مین

اوسکے لیہ دوزخ کی آگ ہے جسمین وہ سدا کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہیگا۔

داخل ہے۔

ضلالت سوم مصنف نسوان صاحب نے عورتون کی

حفاظت وحراست مدبرانہ کو قید عبر مانہ قرار دیا ہے اور

اس طرف وہم بھی نہ گیا کہ علی قدر مراتب ہر شئے کی حفاظت و

حراست واجب ہے ورنہ تمام نظام عالم بگڑ جائے اور مال واسباب

لٹ جائے اور عورتون کی پاکدامنی مین دھبا لگجائے جیسا کہ ہم

دیکھہ رہے ہین اور صحت جسمانی مفقود اور ملک ودولت نابود ہوگئے

اور قبل ثبوت جرم مجرم کا حراست مین رکھنا قید مجرمانہ مین داخل

ہو جائے۔

حالانکہ قید مجرمانہ اوسکو کہتے ہین جو بعد ثبوت جرم من جہت حبس

مجرم وقوع مین آئے۔

پس جو شخص حفاظت و حراست مدبرانہ اور قید مجرمانہ مین

فرق نہ کرے اور عورت و مرد کو من جمیع جہت مساوی سمجھے

اوس سے بڑھکر کوئی بے تمیز نہین ہو سکتا۔

ضلالت چہارم اللہ جل شانہ سورۂ احزاب مین فرماتا ہے

واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب ذلکم

اطہر لقلوبکم وقلوبھن الخ یعنے جسوقت مانگا چاہو تم اون سی

کچھ اسباب پس مانگ لو اون سے پردہ کرکے یہ طاہر تر ہے

واسطے دلون تمہارے کے اور دلون اونکے کے۔

باوجودیکہ زنان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امہات المؤمنین ہین تاہم اللہ تعالیٰ اونکی نسبت فرماتا ہے کہ جب تم لوگ دنسے اسباب مانگنا چاہو تو پردہ سے مانگا کرو یہ امر تمہارے اور ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلون کو بہت خوب ہی یعنی پردہ کروگے تو جو عورتون اور مردون کے باہم دیکھنے سی طرفین کی دلون مین برائی آتی ہے اوس سے پاک رہوگے بخلاف اسکے مضل نسوان صاحب کا مقصود یہ ہے کہ جیسی غیر قوم کی عورتین مخلی بالطبع بے محابا آزادانہ مردانہ اقارب و اجانب واغیار واشرار کے ساتھہ ربط وضبط واختلاط وارتباط خلوت وجلوت مین رکھتی اور چہرہ کو جو عورتون مین باغ حسن وجمال

کا کل سے سید اور دلون کو ناپاک کرنے کا ذریعہ فاسد و افسد ہے

کہولے ہوے پہرتی ہین اسی طرح مسلمانون کی عورتین بھی بے پردہ

پہری شرعی پردہ سے

حالانکہ اسے پردہ کی صادق نہین آتا جسکی تفصیل ضلالت

دوم مین ایکمی سطر ۹ صفحہ ۲ باب ع درج مین ذرا لیا بان مسرہ نکاب

ہے بیان سے ماقتہ نسوان صاحب اتنا بھی نہین سمجھتے

کہ جب ام المومنین سے ایسے طرفین کے دلون پر اثر پڑنے کی

رو سے پردہ کا حکم ہے تو غیر ام المومنین کے لئے طرفین کے

دلون پر اثر پڑنے کی وجہ سے کس درجہ پردہ کی ضرورت لازم

آتی ہے۔

ضلالت پنجم تہذیب نسوان صاحب نے اپنی معلم نسوان کی جلد (۱۰)

نمبر (۹) صفحہ (۲۲) مین آیۂ محکمہ یا ایہا النبی قل لازواجك وبنتك ونساء
اے پیغمبر اپنی بیبیون اور اپنی بیٹیون اور مسلمانون کی عورتون

المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن الخ کے منطوق کلام کو چہوڑکر
سے کہدو کہ اپنی چادرون کی گہونگٹ نکال لیا کرین۔

مفہوم ومخیل کو اختیار کیا ہے حالانکہ سوا آیات متشابہات کے آیات

محکمات مین جسکی معنی صاف صاف ہین وہان قیاس کرنا منع ہے

چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اور جسکو بیضاوی

نے اپنی کتاب منہاج مین لکہا ہے۔

یعمل ھذہ الامة برھة بالکتاب وبرھة بالسنة وبرھة بالقیاس

فاذا فعلوا ذلك فقد ضلوا یعنے عمل کرتے ہین امت کے لوگ کبہی کتاب

پر کبہی سنت پر کبہی قیاس پر پس جس وقت عمل قیاس پر کرتے ہین تو وہ

گمراہ ہوتے ہین۔

لیکن مضل لنسوان صاحب کو کچہہ خوف نہین۔ اس حیا کی [illegible]

کہ مضل نسوان صاحب کسی اور لباس مین ملتبس ہوکر ابلیس کی

طرف کمر بستہ ہوے ہین جسکو ہم خوب پہچانتے ہین۔ ۵

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش — من انداز قدت را می شناسم

ضلالت ششم مضل نسوان صاحب کی ذہن مین یہ بیہودہ عقیدہ بھی جمگیا ہے کہ ہوا کہانے کو عورتون کا باہر نکلنا باعث تفریح وصحت جسم ہے۔

حالانکہ عورتون کے لئے ہوا کہانا اور مثل نساء غیر قوم باہر نکلنا شرعاً عموماً وطباً خصوصاً منع ہے۔

شرعاً اس نظر سے کہ خداوند عالم عورتون کی نسبت فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن اور پھر

وقرن فی بیوتکن قل للمومنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم وقل
گہرون مین جمی (بیٹھی رہو) (اے پیغمبر مسلمانون سے کہو کہ اپنی آنکھین بند رکھین اور اپنے شرمگاہون کی حفاظت

للمومنات یغضضن من ابصارهن ویحفظن فروجهن الخ قرآن
کرین اور (اے پیغمبر) مسلمان عورتون سے کہو کہ (وہ بھی) اپنی آنکھین بند رکھین اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرین

یہ قیاس کرنا کہ یہ حکم خاص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہے

یکساں بابت ولادت کے باطل ہے کیونکہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم امہات المومنین ہیں اُن کے لئے پردہ کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ

ہو ان حقیقی نہیں ہیں [illegible] تعظیم [illegible] اس لئے بنظر طہارت قلوب

مومنین ونزہت [illegible] ذٰلکم

[illegible] حکم فرمایا [illegible] جب امہات المومنین کو پردہ کا

حکم ہوا تو [illegible] مومنین کو بطریق اولیٰ ہوا جیسے والدین کو اف کہنا منہی عنہ

[illegible] ضرب والدین بطریق اولیٰ منہی عنہ ہوئی

اس کو مفہوم موافقت کہتے ہیں اور حکم عام تمام نساء مومنین کے لئے آیہ

[illegible] یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین

اے پیغمبر [illegible] اپنی بیبیوں اور [illegible] مومنون کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادر

علیہن من جلابیبہن الخ موجود ہے [illegible] علیہن من جلابیبہن

[illegible] لیا کریں

چادرون کا منہہ پر دراز کرنا یعنے گہونگٹ نکالنا ثابت ہوا اور جب
گہونگٹ نکالنا ثابت ہوا تو منہہ کہولنا باطل ہو گیا ورنہ اجتماع
نقیضین لازم آئے گا اور غض کی معنی نیچی نگاہ کرنے کے نہین
بلکہ چشم فرو خوابانیدن کے ہین [illegible]
جاتے ہین کہ چشم فرو خوابانیدن کا لفظ آنکہہ بند ہونے پر دلالت
آنکہہ کہلی رہنے پر دلالت نہین کرتا اور جب آنکہہ کا بند ہونا ثابت ہوا
جیسا کہ خواب کو لازم ہے تو پردہ بھی ثابت ہو گیا کیونکہ پردہ
واسطہ کو کہتے ہین جو درمیان رائی اور مرئیہ کے [illegible] موجود
موجود ہے اسی طرح مرد کو بھی آنکہونکا بند کرنا واجب ہو گیا تا نہ عورت
کو نہ دیکہے اور قلب عورت و مرد دونونکا اثر بد سے محفوظ رہے اور
طہارت و نزاہت دلون مین علی حالہا باقی رہے اور بفرض محال

غضّ کی معنی نیچی نگاہ کرنے کے ہین تو بھی پردہ ثابت ہوتا ہے

اس وجہ سے کہ :۔

صغریٰ اونچی نگاہ کرنے کی نقیض اونچی نگاہ نہ کرنی ہے

کبریٰ اور جو نقیض اونچی نگاہ نہ کرنے کی ہے وہ مستلزم

عدم رویت غیر محرم ہے اور جو مستلزم عدم رویت غیر محرم ہے

وہی پردہ ہے

نتیجہ

پس اونچی نگاہ نہ کرنی وہی پردہ ہے

اور طبًّا اس لئے کہ عورتون کا مزاج حار ہوگا یا بارد یا یابس یا رطب

اگر مزاج عورت کا حار ہوا اور ہوا بھی بسبب حرارت خارجیہ عارضیہ

کے حار ہوئی ۔ اور اگر مزاج عورت کا بارد ہوا اور ہوا بھی بسبب

برودت عارضیہ خارجیہ بارد ہوئی اور اگر مزاج عورت کا یابس ہوا
اور ہوا بھی بسبب یبوست عارضیہ خارجیہ کے یابس ہوئی۔
اور اگر مزاج عورت کا رطب ہوا اور ہوا بھی بسبب رطوبت عارضیہ
خارجیہ مرطوب ہوئی [illegible] ہوا [illegible] ہوا مفید صحت ہوگی
بالمرض ہوئی [illegible] الصحة تحفظ بالضد [illegible] یزیل بالمثل کذلك
المرض [illegible] تحقیق کہ صحت حاصل ہوئی ہے ساتھ
ضدیت [illegible] اور زیادہ ہوئی ہے ساتھ مثل کے اسی طرح سے مرض
زائل ہوتا ہے ساتھ ضدیت کے اور زیادہ ہوتا ہے ساتھ مثل کے
اس سے ثابت ہوا کہ جو بعض عورات نے صبح و شام کو ہوا کھانا
اختیار کیا ہے وہ حکیمانہ نہیں ہے بلکہ محض بغرض حصول لذات
نفسانیہ و وصول مقتضیات شہوانیہ ہے جسکے نتایج مثل آفتاب

سے کے روشن ہین اسپر بہی کوئی نہ دیکہے تو اسمین ہوا کا قصور نہین

بلکہ کاسہ ہوا کی عقل کا فتور ہے ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛

چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ اگر کہا جائے کہ ہوا موافق مزاج عورتون

کے ہو تو بہی تو مسلمانون کی عورتین سیر کو نہین نکلتین ۔

اس کے دو سبب ہین اول یہ کہ شرعاً بحکم وقرن فی بیوتکن ؛ غیرہا

عورتون کو اپنے مکانون مین رہنا واجب ہے اسلئے کہ باہر منہہ کہولے

ہوے سیر کرنے نکلنے سے رائی دمریہ یعنے مرد وعورت کے دلون پر

بحکم ذلکم اطہر لقلوبکم وقلوبہن اثر بد پڑتا ہے ۔

دوم یہہ کہ بالفرض ہوا موافق بہی ہو تو عورتون کا منہہ کہولے ہوے

مجمع عام مین سیر کو جانا ضرور نہین اسلئے کہ ہوا ایسی چیز نہین کہ کوچہ

وبازار وشارع عام یا جنگل یا مجمع عام مین پہرنے سے حاصل ہوتی ہو

بلکہ یہہ وہ چیز ہے جو بحکمت حکیم مطلق علی قدر مراتب گدا سے لیکر
شاہ تک ہر مکان مین موجود ہے اور بالفرض من وجہ اگر ہوا کم
آتی ہو تو اوسکی تدبیر ممکن ہے دریچے حجروں کے کہولین پنکہے
آویزان کرین اگر پنکہے آویزان کرنے کی قدرت نہ ہو تو دستی پنکہے
موجود ہین اون سے استراحت کرین صحن مین بیٹہیں اگر نہ بیٹہ
سکے کہ جیسے مرد مکلف ہے عورت بہی مکلفہ ہے ہمین کسیقدر
تکلیف بھی ہو تو اوس بے حیائی سے یہہ تکلیف ہزار درجہ بہتر ہے
جو خلاف عقل ہے جس سے غیر محرم کے دیکہنے سے قوۃ شہویہ
باہیہ انسانیہ ہیجان مین آتی ہے اور اگر اپنی عورت یا لڑکی اور
بہن وامثالہا کو کسی غیر محرم کے ہمراہ یا ہم بغل یا ہمراز یا ہم صحبت
دیکہین تو قوت غضبی کو سخت اشتعال پیدا ہوتا ہے حتی کہ حیوانات تک

جیسے مرغ و کبوتر و گنجشک خانگی وغیرہا۔ اور اگر باوجود ایسی بیحیائی کے قوت غضبی کو تحریک پیدا نہ ہو تو جبن لازم آتا ہے اور یہ بعض حیوانات رذیل مین بھی ہوتی ہے جیسے سوئر وغیرہا۔ و خلاف حکم خدا وقرآن و حدیث وغیرہا منہہ کہولے ہوے سیر کے بہانہ سے آراستہ و پیراستہ مکشوفۃ الوجہ ہوکر نفس امارہ کی خواہشین نکالنے کو مجمع عام مین تشریف لائین اور طرفین کی دلون پر اثر بد ڈالنے کا باعث ہون خود بھی گنہگار ہون اور دوسرون کو بھی گنہگار بنائین اور رفتہ رفتہ لیلی و مجنون کا فوٹو اور فرہاد شیرین کی تصویر بنجائین نعوذ باللہ من ذالک۔

ضلالت ہفتم یہ دعوی یقینی مضل نسوان صاحب کا غلط ہے کہ مسلمانونکی عورتین بسبب قید شدید کے جاہلہ رہتی ہین کیونکہ مسلمانونکی

عورتین دو حال سے خالی نہ ہونگے یا تو اونکے پاس اُسی غیر محرم کا
گذر ہوتا ہوگا یا نہ ہوتا ہوگا اگر غیر محرم کا گذر ہوتا ہے تو وہ پردہ
ہی نہ ہوا جسکی نسبت بحث ہے اور اگر غیر محرم کا گذر نہین ہوتا ہے
اور درحقیقت پردہ ہے جسکو مصنف نسوان صاحب قید شدید تعبیر
کرتے ہین اس حالت مین مصنف نسوان صاحب کو کیونکر معلوم ہوا کہ
مسلمانونکی عورتین عموماً جاہلہ رہتی ہین کیا ناصح صاحب سوائے اون
کمالات کے جو طشت ازبام و فسانہ خاص و عام ہین کمال غیب دانی
بھی رکھتے ہین جو ممکنات کے لئے محال عقلی ہے۔
کیا یہ ممکن ہے کہ غیر محرم سے پردہ بھی ہو اور پردہ کے اندر کا حال یقینی
کہدے جو مستلزم غیب دانی ہے۔
کیا ممکن ہے کہ مال و اسباب کی حفاظت تامہ بھی ہو اور چوری بھی ہوجا ے

پردہ مین تو غیر محرم کا گذر جب ہی ہوتا ہے جبکہ پردہ نہین ہوتا علی ہذالقیاس مال جب ہی چوری جاتا ہے جب کہ اوسکی حفاظت تامہ نہو قطعاً محال عادی ہے کہ پردہ بھی ہو اور غیر محرم کا گذر بھی ہو اور حفاظت تامہ ہو اور چور کا گذر بھی ہو لمصنفہ ہ غیر کا دخل ہو خلوت مین وہ خلوت کیسی: حور ہو کر جو نظر آئے وہ عورت کیسی: نعوذ باللہ من ہذہ الضلالۃ الصریحۃ۔ اور اگر بے پردگی علت حصول علم وکمال ہے تو معلم نسوان صاحب اور اونکی عورتین بھی تو بے پردہ ہین پھر کیون جاہل وجاہلہ ہین معلم نسوان صاحب تو اسوجہ سے جاہل ہین کہ وہ موضوع بحث ہی کو نہین پہچانتے امرءۃ کا مصدر زروریت فرماتے ہین جب معلم نسوان صاحب کا یہ حال ہے تو وہی حال اونکی معلمہ وغیرہا کا بطریق اولی ہوگا کیونکہ عنوان کی بدحالی سے معنون

کی بدحالی اور قحط سالی کی کیفیت خشک سالی سے معلوم ہوجاتی ہی

اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ صدہا قومونکی مرد اور عورتین آزادانہ آوارہ

دشت بیحیائی و بے شرمی سب بے پردہ ہین اگر بے پردگی ہی علت

حصول علم وکمال ہے تو پہر کیون جاہل وجاہلہ رہتے ہین فاذا

بطل العلۃ بطل المعلول ۔

ضلالت ہشتم مضل نسوان صاحب اکثر واغلب بسبب

اپنی بے مایگی کے دعوی توکلی کر بیٹھتے ہین جیسے کہ مسلمانون کی

عورتون کو مثل نسوان غیر قوم منہہ کہلے مجمع اجانب مین جانا اور

باہم ربط وضبط واختلاط وارتباط رکھنا چاہیئے یہی پردہ شرعی ہے

اور جب اوسپر دلیل لاتے ہین تو جزئی ۔

حالانکہ دلیل جزئی مفید دعواے کلی نہین ہوتی جیسے فلان عورت

یا چند عورتین فلان مجمع مین تہین پہر اوس جزئی مین بہی یہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس سے ثابت نہین ہوتا کہ منہہ کہولی ہوائی تہین یا یدنین علیہن من جلابیبہن الخ کے حکم مین تہین۔

اگر فرض کیا جائے کہ منہہ کہولے ہوے تہین تو دعوی کلی اس سے ثابت نہین ہوتا کیونکہ :-

مثلاً

کوئی شخص دعوئی تو کلی کرے کہ حیدرآباد مین سب مسلمانونکی عورتین بے پردہ ہین اور جزئی دلیل یہ لائے کہ محب حسین مسلمانکی بی بی اور بہو بیٹیان بے پردہ مثل نسار نصارئی وغیرہ کے منہہ کہولے پہرتی ہین اس سے تمام حیدرآباد کے مسلمان عورتون کا بے پردہ ہونا کبہی ثابت نہ ہوگا کیونکہ دلالت جز مستلزم دلالت کل نہین ہوتی

اور اگر وہ یدنین علیھن من جلابیبھن الخ کے حکم مین تہین تو فہو المراد۔
علی ہذا القیاس مضل نسوان صاحب فرماتے ہین کہ حج مین عورتین
منھہ کھولتی ہین۔ حالانکہ ثبوت خاص مستلزم ثبوت عام نہین۔
اگر حج مین منھہ کہولنا جایز بہی ہو جاے تو اس سے عموماً منھہ کا کھولنا
لازم نہین آتا لان الضرورۃ تبیح المحظورات لیکن حج مین منھہ کھولنا
بہی جایز نہین بلکہ مقنعہ منھہ پر ڈالنا جایز ہے کما روی عن
عایشۃ رضی اللہ عنہا ولانھا ای مقنعہ بمنزلۃ الاستظلال۔
مین کہتا ہون کہ استظلالاً نہین بلکہ حکماً بموجب آیہ شریفہ یایھا النبی
قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن الخ
واجب ہے اور نیز عقلاً کیونکہ سخت حیرت کا مقام ہے کہ سر کہولنا اور
عورت کا آواز تک بلند کرنا عورت مین داخل ہوا ور منھہ جسکی رویت

یا چند عورتین فلان مجمع مین تہین پہر اوس جزئی مین بھی یہ نقصان

ہوتا ہے کہ اوس سے ثابت نہین ہوتا کہ منہہ کہولی ہوئی تہین یا یدنین

علیھن من جلابیبھن الخ کے حکم مین تہین۔

اگر فرض کیا جائے کہ منہہ کہولے ہوے تہین تو دعوی کلی اس سے

ثابت نہین ہوتا کیونکہ:۔

مثلاً

کوئی شخص دعوئی توکلی کرے کہ حیدرآباد مین سب مسلمانونکی عورتین

بے پردہ ہین اور جزئی دلیل یہ لائے کہ محب حسین مسلمانکی بی بی اور

بہو بیٹیان بے پردہ مثل نسار نصارئی وغیرہ کے منہہ کہولے

پہرتی ہین اس سے تمام حیدرآباد کے مسلمان عورتون کا بے پردہ

ہونا کبہی ثابت نہ ہوگا کیونکہ دلالت جزء مستلزم دلالت کل نہین ہوتی

اور اگر وہ یدنین علیہن من جلابیبہن ناسخ کے حکم مین نہین تو فہو المراد

علیٰ ہذا القیاس مضل نسوان صاحب فرماتے ہین کہ حج مین عورتین

منہہ کھولتی ہین۔ حالانکہ ثبوت خاص مستلزم ثبوت عام نہین۔

اگر حج مین منہہ کھولنا جائز بھی ہوجائے تو اس سے عموماً منہہ کا کھولنا

لازم نہین آتا لان الضرورۃ تبیح المحظورات لیکن حج مین منہہ کھولنا

بھی جائز نہین بلکہ مقنعہ منہہ پر ڈالنا جائز ہے کما روی عن

عائشۃ رضی اللہ عنہا و لانہا ای مقنعہ بمنزلۃ الاستظلال۔

مین کہتا ہون کہ استظلال نہین بلکہ حکماً بموجب آیہ شریفہ یاایہا النبی

قل لازواجك وبنٰتك ونساء المومنین یدنین علیہن من جلابیبہن الخ

واجب ہے اور نیز عقلاً کیونکہ سخت حیرت کا مقام ہے کہ سر کھولنا اور

عورت کا آواز تک بلند کرنا عورت مین داخل ہو اور منہہ جسکی رویت

مادۂ وسوسۂ شیطان اور جسکا دیکھنا تحریک قوۃ باہیہ کا عنوان ہے
وہی کہلاتا ہے۔ پس جب سبب ستر کا کھولنا اور آواز کا بلند کرنا داخل
عورت ہوا وہی سبب منہہ کے کھولنے مین موجود ہے تو منہہ کا کھولنا
بطریق اولیٰ داخل عورت ہوگا کیونکہ جہان سبب پایا جائے گا۔
وہان مسبب بھی پایا جائے گا۔

دوسرے یہ کہ حج مین کشف وجہ کا فعل مخالف حکم خدا یدنین علیہن من
جلابیبھن وغیرہا کے ہے اور جو فعل مخالف حکم خدا کے ہے وہ حرام ہے
پس حج مین کشف وجہ حرام ہے اگرچہ یہ فعل بزعم خود موجب حدیث
یا قول مفسر یا فقیہ کے ہو کیونکہ جو فعل مخالف حکم قرآن ہو وہ حرام ہے
علاوہ اس کے بیت اللہ ایسا کہ نہین جہان دلون پہ شر یہ آنیکا
دروازہ کھول دیا جائے اور ذلکم اطہر لقلوبکم وقلوبهن

کا پہاٹک بند کر دیا جائے چنانچہ در بارہ طواف حج ردّ المحتار شرح در المختار

مطبوعۂ مصر نمبر (۲۰۵) مین لکھا ہے قوله ولو سدلت شيئا عليه

وجافته عنه جاز بل يندب حاصله ان محمل الاستحباب عند

عدم الاجانب واما عند وجودهم فالارخاء واجب عليها

عند الامكان وعند عدمه يجب على الاجانب غض البصر

یعنے اگر چہوڑ دے عورت پردہ کوئی شے منہہ پر یعنے گہونگٹ

نکالے اور نہ لگا ہو اور کہے پردہ کو منہہ سے یعنے منہہ سے جسپیدہ نہو

جائز ہے بلکہ مستحب ہے حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ تحقیق کر محمل استحباب کا

نزدیک عدم اجانب کے ہے لیکن نزدیک وجود اجانب کے پس پردہ

چہوڑنا یعنے گہونگٹ نکالنا عورت کے لئے واجب ہے نزدیک امکان کے

اور نزدیک عدم امکان کے واجب ہے اجنبیون پر آنکہہ بند کرنا عورت سے

ضلالت نہم یہ فضل نسوان صاحب فرماتے ہین کہ عورتین عیدگاہون اور جماعتون مین منہہ کہلے ہوے آتے ہین حالانکہ بحکم یا ایہا النبی قل لازواجك وبناتك ونساء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن الخ واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب ط ذلكم اطهر لقلوبكم وقلوبهن الخ وقل للمومنات یغضضن من ابصارهن الخ عورتون کا عیدگاہون اور مسجدون اور جماعتون مین منہہ کہولے ہوے آنا منہی عنہ ہے۔

اگر خلاف اسکے عورتین عمل کرین تو اس سے منہہ کہلے پہرنے کا جواز نہین نکلتا یہی وجہ ہے کہ بحرالعلوم بھی اپنے رسائل الارکان مطبوعہ مطبع نولکشور بابتہ ۱۳۰۶ھ صفحہ (۱۰۰) مین فرماتے ہین ولیس علیهن حضور الجماعات بل یصلین فی بیوتهن لان

فی خروجهن الی الجماعات فتنة عظیمة انما افتی به المتاخرون لما
راؤ من فساد اهل الزمان وعلیه الفتوی واما ائمتنا الثلثة فقد
منعوا الشواب عن حضور الجماعات وجوز الامام ابوحنیفة
للعجائز فی المغرب والعشاء والفجر لعدم الفتنة فی هذه الاوقات
لقلة حضور من یتوهم الفتنة وهما جوزا فی کل صلوة لعدم
کون العجائز محل الفتنة وهذا التجویز انما کان بحسب زمانهم
واما الآن فالفتنة لاختلاط النساء والرجال غالبة لفساد اهل الزمان

اور نہین جائز ہے عورتون کو حاضر ہونا جماعتون مین بلکہ وہ نماز پڑھین
اپنے گھرون مین اسلئے کہ انکا جماعتون مین جانا فتنہ عظیم ہے اور
یہ وہ مسئلہ ہے جسپر فتویٰ دیا ہے متاخرین نے جبکہ دیکھا اونھون نے
فساد اہل زمان کو اور اسی سبب سے فتویٰ لیکن ہمارے ائمہ ثلثہ

ضلالت نہم مضل نسوان صاحب فرماتے ہین کہ عورتین عیدگاہون اور جماعتون مین منہہ کہلے ہوے آتے ہین حالانکہ بحکم یا ایہا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن الخ و اذا سألتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب ط ذلکم اطهر لقلوبکم وقلوبهن الخ وقل للمومنات یغضضن من ابصارهن الخ عورتون کا عیدگاہون اور مسجدون اور جماعتون مین منہہ کہولے ہوے آنا منہی عنہ ہے۔

اگر خلاف اسکے عورتین عمل کرین تواس سے منہہ کہلے پہرنے کا جواز نہین نکلتا یہی وجہ ہے کہ بحرالعلوم بھی اپنے رسائل الارکان مطبوعہ مطبع نولکشور بابتہ ۱۳۰۹ھ صفحہ (۱۰۰) مین فرماتے ہین ولیس علیهن حضور الجماعات بل یصلین فی بیوتهن لان

فی خروجہن الی الجماعات فتنۃ عظیمۃ اما افتی بہ المتاخرون لما
راؤ من فساد اہل الزمان و علیہ الفتوی واما ائمتنا الثلثۃ فقد
منعوا الشواب عن حضور الجماعات وجوز الامام ابوحنیفۃ
للعجائز فی المغرب والعشاء والفجر لعدم الفتنۃ فی ہذہ الاوقات
لقلۃ حضور من یتوہم الفتنۃ وہما جوزا فی کل صلوٰۃ لعدم
کون العجائز محل الفتنۃ وہذا التجویز انما کان بحسب زمانہم
واما الآن فالفتنۃ لاختلاط النساء والرجال غالبۃ لفساد اہل الزمان
اور نہین جائز ہے عورتون کو حاضر ہونا جماعتون مین بلکہ وہ نماز پڑہین
اپنے گہرون مین اسلئے کہ انکا جماعتون مین جانا فتنہ عظیم ہے اور
یہ وہ مسئلہ ہے جسپر فتوی دیا ہے متاخرین نے جبکہ دیکہا اونہون نے
فساد اہل زمان کو اور اسی سبب سے فتوی لیکن ہمارے ائمہ ثلثہ

(ابویوسف رح وامام محمدؒ رح وامام اعظم رح) نے تحقیق منع فرمایا ہی جوان عورتون کو جماعتون مین حاضر ہونے سے۔

اور فقط امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بوڑہی عورتون کو نماز مغرب وعشا وفجر مین عدم فتنہ کی وجہ سے حاضر ہونیکو جایز رکہا ہے (اور ابو یوسف رح وامام محمدؒ رح) نے بوڑہی عورتون کو بسبب کم حاضر ہونے ان لوگون کے جن سے فتنہ کا وہم ہوتا ہے اوقات مذکورہ مین نماز مین حاضر ہونیکو جایز رکہا ہے اسلئے کہ وہ محل فتنہ نہین ہے اور یہ جایز رکہنا ائمہ ثلثہ کا (بوڑہی عورتون کے لئے ان کے زمانہ کے لحاظ سے تہا (جو شر وفساد سے پاک تہا۔ لیکن اب یعنی اس زمانہ مین) عورتون اور مردون کے اختلاط مین فتنہ غالب ہے بوجہ فساد زمانہ کے۔

اور فقہا رکا قول ہے کہ المرءۃ الواحدۃ تفسد صلوٰۃ ثلٰثۃ واحدا

عن یمینہا و واحد عن شمالہا و واحد خلفہا۔ یعنے ایک عورت

فاسد کردیتی ہے تین مردونکی نماز کو ایک اوس شخص کی جو دہنی جانب

عورت کے ہو دوسرے اوس شخص کی جو بائین جانب عورت کے ہو

تیسرے اوس شخص کی جو پیچہے عورت کے ہو مضل نسوان صاحب

مین حیا تو نام کو نہین جو حکم خدا اور فقہار کو دیکہکر گریبان مین سر ڈالین

اور سوچین کہ جب ایک عورت تین مردونکی نماز دہنے اور بائین

اور پیچہے رہنے سے فاسد کردیتی ہے تو عورتون کا منہہ کہولے

جماعتون اور عیدگاہون مین آنا بطریق اولی دلون کو فاسد کریگا

اور ذلکم اطہر لقلوبکم وقلوبہن کے مصداق کا خون ہوجائیگا

ہ اول اندیش وانگہی گفتار پا یہ پیش آمدست و پس دیوار

پس جس مولف کی ناواقفیت وضلالت کا یہہ حال ہو وہ ہرگز
اس قابل نہین ہو سکتا کہ اوس سے خطاب کیا جائے
پس تمام اہل اسلام وایمان کو چاہیئے کہ مناظرہ مین
مراتب کا بھی لحاظ رکہین کہ خلاف مراتب
مباحثہ از روے علم مناظرہ مناظرہ
منع ہے فقط
بتاریخ آخر جمادی الاول
سنہ ۱۳۱۵ ہجری
روز چہارشنبہ کو
چھپ کر
طبع ہوا

ترجمہ

کتاب نمبر ۵۶

کتاب لاجواب

روائزڈ فیتھ آو اسلام

جسمین مسلمانون کے مذہب کے اصول اور خاص مسائل کی مثل تصویر کھینچی گئی ہے

مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل بھائی

ڈبلیو ایچ عبداللہ کوئیلیم

سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل عدالت العالیہ لورپول ملک انگلستان



جنرل گارڈن کا قول ہے کہ مین مسلمانونکو پسند کرتا ہون وہ اپنے خدا سے شرمندہ نہین ہین انکی زندگی اچھی طرح سے پاک ہوتی ہے

اے محمدؐ کہدے کہ اے کافرو مین اوسکی پوجا نہین کرونگا جسکی تم پرستش کرتے ہو نہ تم اوسکی پوجا کروگے جسکی مین پرستش کرتا ہون نہ مین اوسکی عبادت کرتا ہون جسکی تم کرتے ہو نہ تم اوسکی عبادت کرتے ہو جسکی مین کرتا ہون تم اپنا مذہب رکھتے ہو اور مین اپنا۔

قرآن کی سورۃ ۱۰۹

مطبع اسلام آگرہ مین اول بار صحیح ہوکر ترجمہ ہوئی اور چھپی

اول بار چار ہزار جلد

قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۵/

اشتہار

واضح ہو کہ کتابہاے انگریزی و ترجمہ کتبہاے اُردو مصنفہ
کی واسطے ہدیہ ناظرین ہمارے مطبع مین موجود ہین جن صاحبا
طلب فرماوین - اور قیمت مذکورہ علاوہ محصول ڈاک و منی آرڈر کر

انگریزی کتابین

ہدایڈ فیتھہ آو اسلام - تیسری مرتبہ کا چھپا ہوا یعنے تھرڈ ایڈیشن
ریلیجن آف دی سورڈ . . . .
ہمس یعنے مناجات اسکا ترجمہ اُردو بھی ہو رہا ہے بروقت طیار

اُردو کتابین

ترجمہ کتاب فیتھہ آف اسلام . . . .
ترجمہ کتاب فینٹک فینٹزم یعنے تعصب متعصب . . . . . .
ترجمہ کتاب ریلیجن آف دی سورڈ . . . .
ترجمہ کتاب رولنز فیتھہ آو اسلام . . . .

اخبار اسلام آگرہ

یہ اخبار اسلام کی ترقی کا پرچہ ہے اور مہینہ مین چار بار شایع ہوتا ہی -
چندہ سالانہ پیشگی مقرر ہے مابعد بارہ روپیہ مقرر ہین غرض اس اخبار
پر اسکی خریداری بطور امداد واجب ہے کیونکہ اسکے منافع مین بہتر احصہ

التماس

ہمارے مطبع مین یہ کتاب رولنز فیتھہ آو اسلام مصنفہ جناب
نو مسلم لورڈ بیل بعداد . . ے حق تصنیف چار ہزار چھپکر تیار ہوئی ہین ا
قصد طبع نفرمایئن ۱۱ سنہ ۱۳۱۱ ھ